کہتے ہیں اہلِ علم کہ یہ ہے خدا کا راز — یعنی امام امام کی پڑھتا ہے خود نماز
بغداد کا مدینے سے ہے فاصلہ دراز — پہنچے ادائے فرض کو مولائے حق نواز
جیسے نقیؑ مدینے سے ناشاد آئے تھے
یوں کربلا میں کوفے سے سجادؑ آئے تھے

کفار کر گئے تھے جو ظلم و ستم کی حد — تھے وقتِ دفنِ شاہ پریشان بنی اسد
زین العباؑ پہنچ گئے خود اور کی مدد — یعنی بتائیں کس کی کہاں کس طرح لحد
کیا جانے کس لباس میں کفنائیں میتیں
ٹکڑے تھا کے جسم کے دفنائیں میتیں

مولا نقیؑ کے حال پہ بندش کوئی نہ تھی — رسی گلے میں۔ پاؤں میں بیڑی پڑی نہ تھی
زین العباؑ پہ ظلم و ستم کی کمی نہ تھی! — ساتھ ان کے سر برہنہ بہن ماں پھوپھی بھی تھی
تن پر نقیؑ کے ایک بھی درّہ لگا نہ تھا
عابدؑ کی طرح طوق میں ان کا گلا نہ تھا

خاموش ہو ظہور ہے لکنت زبان میں — مقبول یہ بھی نظم ہے مولاؑ کی شان میں
گزری تمام عمرِ نقیؑ امتحان میں — پچیس سال زندگی پائی جہان میں
اپنے کسی امامؑ کی کب تھی طویل عمر
پائی نویں امامؑ نے سب سے قلیل عمر

www.emarsiya.com

در حالِ امام علیؑ نقی علیہ السلام

یہ مجلس عزا ہے برائے علیؑ نقی — مومن ہیں آج محوِ عزائے علیؑ نقی
دل میں بھرا ہے جوشِ ولائے علیؑ نقی — ہر سمت ہے یہ شور کہ ہائے علیؑ نقی
ظالم نے زہر دے کے جو ٹکڑے جگر کیا
مولاؑ نے سوئے خلد جہاں سے سفر کیا

بچپن میں ان کو چھوڑ گئے تھے تقیؑ غریب — چھ سال صرف باپ کا سایہ ہوا نصیب
ان پر مصیبتوں کا رہا سلسلہ عجیب — عباسیوں کا دور تھا ان کیلئے مہیب
رہبر برائے رہزنِ منزل کا ظلم تھا
ناقابلِ بیان متوکل کا ظلم تھا

معصوم کو لعین نے بلوا لیا عراق — ظاہر کیا امام کی خدمت کا اشتیاق
قبرِ نبیؐ سے چھٹنا تھا ہر چند دل پہ شاق — لیکن نقیؑ کو سہنا پڑا صدمۂ فراق
جیسے حسینؑ۔ موسیٰؑ، رضاؑ اور تقیؑ گئے
یوں ہی مدینہ چھوڑ کے مولا نقیؑ گئے

ایک اور دکھ سہا یہ ہمارے امام نے | بھیجا انہیں گرسنہ درندوں کے سامنے
چاہی تھی موت حاکمِ بد احترام نے | دیکھا مگر نظارہ یہ ہر خاص و عام نے
آنکھوں سے اپنی مل کے خدا کے ولی کے پاؤں
بھوکے درندے چوم رہے تھے نقیؑ کے پاؤں

ہر وقت اس الم سے تڑپتے تھے شاہِ دیں | مولا علیؑ کی نقل بناتا تھا اہلِ کیں
اس پر ہوا پسر متوکل کا خشمگیں | ملعون سے منتصر کو مگر گالیاں ملیں
بیٹے کو گالیاں جو گُرگے سناتے تھے
دربار والے قہقہے اس پر لگاتے تھے

تنگ آیا منتصر متوکل کے طور سے | مل کر غلامِ رومی سے ٹکڑے اڑا دیئے
خود بادشاہ بن کے کئے کام کچھ بھلے | دنیا نے چھ مہینے ہی جینے دیا اسے
کچھ عرصہ تخت و تاج ملا مستعین کو
بعد اس کے راج مل گیا معتز لعین کو

معتز کو دشمنی جو نقیؑ سے ہوئی سوا | ملعون نے امامؑ کو زہرِ دغا دیا
کٹ کر کلیجہ باپ کا جب خاک پر گرا | کہنے لگے امام حسنؑ عسکری بکا
بابا یتیم سامرے میں چھوڑ کر چلے
پردیس میں غریب سے منہ موڑ کر چلے

www.emarsiya.com

خود عسکریؑ نے باپ کو غسل و کفن دیا | خود ہی کیا نمازِ جنازہ کا فرض ادا
جس گھر میں تھا قیام وہیں دفن کر دیا | ہے آج اسی مقام پہ روضہ بنا ہوا
کہتے ہیں لوگ دل کا فسانہ امامؑ سے
پاتے ہیں فیض اہلِ زمانہ امامؑ سے

مولا نقیؑ کی عمر ہوئی قید میں تمام | چالیس سال زندہ رہے خلق میں امامؑ
اعدا کے ظلم و جور اٹھاتے رہے مدام | سارے عزیز تڑپے مدینے میں صبح و شام
اب عرض کر ظہورؔ یہ دسویں امامؑ سے
رکھئے بلائیں دور اس ادنیٰ غلام سے